إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِندَ رَبِّهِمْ

(بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے نیک عمل کیے اور نماز قائم کی اور زکات ادا کرتے رہے، اُن کے لیے اُن کے رب کے پاس اجر ہے)

قرآن مجید کا یہ طریقہ ہے کہ جہاں کسی گناہ گار کا ذکر ہوتا ہے تو اُسکے بعد نیک لوگوں کا بھی ذکر ہوتا ہے اور جہاں جہنم کا ذکر ہوتا ہے تو اُس کے بعد جنت کا ذکر ہوتا ہے۔ اور اِسکے برعکس بھی۔ یہ قرآن کا اسلوب ہے کہ وہ دونوں چیزیں (خیر اور شر کی) انسان کو واضح کرتا ہے تاکہ انسان اپنے مرضی سے کسی ایک چیز کو اختیار کر لے اور پھر اُس کا انجام اُس کے انتخاب کے مطابق ہوگا۔

اِس آیت میں مومنوں کی انتہائی اہم صفات کا ذکر فرمایا۔ سب سے پہلی چیز ایمان اور ایمان کے ساتھ نیک عمل کیونکہ نیک عمل میں حرام کا چھوڑنا لازم ہے۔ تیسری صفت نماز قائم کرنا جو بدنی عبادت میں سب سے اہم ہے۔ اور چوتھی صفت زکات دینا جو مالی عبادات میں سب سے اہم بھی ہے اور سود کے بالکل ضد بھی ہے۔ زکات دینا یہ صدقہ دینے کی ہی ایک قسم ہے۔ اگر معاشرے کے اندر واقعی ایمانداری کے ساتھ صحیح نساب سے زکات دی جانے لگے تو کوئی ضرورت مند نہیں رہے گا۔ پھر کسی کو سود پر قرضہ لینے کی نوبت نہیں آئیگی۔

اِن صفات والے مومنوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے بے حساب اجر و ثواب اپنے پاس محفوظ کر رکھا ہے۔

وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

(اور نہ ان پر کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے)

مال میں سود کے ذریعے اضافہ انسان کے اعمال کو درست نہیں کر سکتا اور اُس کے خوف اور غم سے نجات کا ذریعہ نہیں بن سکتا۔

عموماً انسان سود اسلیے لیتا ہے کہ مال میں اضافہ ہو اور زیادہ سے زیادہ خوشیاں حاصل کر سکے۔ اگر ایک گھر ہے تو دوسرا گھر یا پہلے سے اچھا گھر خرید سکے۔ ایک چھوٹی گاڑی ہے تو اُس سے اچھی بڑی گاڑی خرید سکے یا کوئی اور آرام دہ چیز خرید سکے۔ لیکن ایسی تمام چیزوں میں اضافے کے باوجود انسان سکون نہیں پا سکتا۔

اگر کسی کے پاس آرام کا سامان بھی ہیں تو یہ ضروری نہیں کہ اُن سامان سے وہ آرام و سکون حاصل کر سکے۔ اکثر دیکھا گیا جو لوگ جھونپڑیوں میں رہتے ہیں وہ زیادہ سکون سے سوتے ہیں بنسبت اُن کے جن کے پاس ہر قسم کی راحت کا سامان ہوتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک میں %75 لوگ سکون کی نیند نہیں سو سکتے جب تک وہ نیند کی دوائیاں نہ کھائے۔ اِسکے برعکس جہاں لوگوں کے پاس دو وقت پیٹ بھر کھانے کے لیے نہیں، سونے کے لیے آرام دہ بستر نہیں، آرام دہ کمرے نہیں اور دوسرے زندگی کی ضروریات نہیں وہ نسبتاً سکون کے اعتبار سے بہتر حالت میں ہوتے ہیں۔ کیونکہ سود کا لین دین معاشرے میں خود غرضی اور بے اعتمادی اور بے چینی کے اثرات اپنے اندر رکھتا ہے۔

جب کوئی گاڑی یا گھر کے لیے سود پر قرض (Loan) لیتا ہے تو انسان چین سے نہیں رہ سکتا۔ ہر وقت اُسے خوف ہوتا ہے کہ پتہ نہیں اگر آگے میں نے قسط (Installment) ادا نہیں کی تو یہ چیز یا کوٹھی اور چیز میرے ہاتھ سے چلی جائیگی اور بے عزتی بھی ہوگی۔ اور اگر قسطیں ادا نہ کرنے پر کوئی چیز چلی جائے تو زندگی بھر غم لگا رہتا ہے۔ اِسلیے جس کو خوف اور غم سے نجات پانا ہے وہ سود اور ہر حرام چیزوں کو چھوڑ دے۔

سود لینا باعثِ سکون نہیں ہے، مال میں اضافہ کا ذریعہ نہیں ہے اور غم و خوف سے نجات کا ذریعہ نہیں ہے۔

یہ بات تجربے سے ثابت ہے کہ سود خور کے پاس کتنے ہی خوبصورت اور آرام دہ گھر اور گاڑیاں بھی کیوں نہ ہو، وہ کبھی بھی سکون اور راحت کی زندگی نہیں گزار سکتا کیونکہ اُسکے دل و دماغ پر ہر وقت یہ بات ہوتی ہے کہ میں اتنا سود کس طرح ادا کروں۔

خواہ سود کا لینا ہو یا دینا ہو، دونوں اِس میں شامل ہیں۔ کیونکہ صرف لینے کی ممانعت نہیں ہیں بلکہ دینے، سود کے لکھنے اور اُس پر گواہ بننے کی بھی ممانعت ہیں۔ سب ایک ہی جیسے ہیں۔ سب پر لعنت کی گئی ہیں کیونکہ اِس میں صرف لینے والے ہی نہیں بلکہ اِس میں کسی طرح بھی شامل ہونے والے اِس سودی لین دین کے نظام کو فروغ دینے (Promote) میں ایکدوسرے کا ساتھ دے رہے ہوتے ہیں۔

بہر حال سود خور کو خوف اور غم دنیا میں ہی ہوگا اور آخرت میں بھی۔ اِسکے برعکس صدقات اور زکات دینے والوں کو آخرت میں کوئی خوف و غم نہ ہوگا کیونکہ وہ ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہیں۔ ظاہر ہے جو ضرورت مند ہوتا ہے اُسے کئی خوف ہوتے ہیں مثلاً اگر پیسہ نہ ملا تو میرا علاج نہ ہوگا یا میں اور میرا اہل بھوکے مر جائینگے وغیرہ۔ ایک ضرورت مند شخص خوف اور غم میں گھیرا ہوتا ہے۔ لہذا کوئی مالدار اُس غریب کی ضرورت پوری کرتا ہے تو گویا وہ اُس غریب کو خوف اور غم سے نجات دے رہا ہوتا ہے۔ اسلیے اللہ تعالیٰ ایسے مالدار کو دنیا میں بھی خوف و غم سے نجات دیتا ہے اور آخرت میں بھی۔